



سوال

(135) امام دو سکتے کرے اور مقتدی ان میں قراءات کرے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا درج ذیل باتیں ثابت ہیں کہ:

1- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو سکتے کیا کرتے تھے۔

2- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سکتے میں سورۃ فاتحہ پڑھنے کا حکم دیا کرتے تھے۔

3- صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین سکتوں میں سورۃ فاتحہ پڑھا کرتے تھے۔

4- صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین جب امامت کرتے تو قرآءات شروع کرنے سے پہلے مقتدیوں کو سورۃ فاتحہ پڑھنے کے لیے کافی وقت دیا کرتے تھے۔ (عبدالستار سومر و کریم)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام على رسول اللہ، أما بعد!

ان دو سکتوں کے علاوہ ہر آیت کریمہ پر ٹھہرنا بھی ثابت ہے۔ ایک حسن روایت میں آیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سورۃ فاتحہ کی ہر آیت پر ٹھہرتے تھے۔

"كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يُقَطِّعُ قِرَاءَتَهُ بِقُرْآنٍ: { الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ } [الفاتحة: 2]، ثُمَّ يَقِفُ، { الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ } [الفاتحة: 1]، ثُمَّ يَقِفُ"

(سنن ترمذی: 2927 وقال: "غریب و" وصحہ ابن خزیمہ والحاکم علی شرط الشيخین 2/232، دوافقه الذہبی)

مسند احمد (6/288 ح 26470) میں اس روایت کا ایک شاہد ہے جس کی سند صحیح ہے۔ نماز میں فاتحہ خلف الامام کے چار طریقے ہیں۔

1- امام سے پہلے یعنی سکتے اولیٰ میں پڑھ لے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔



"إذا قرأ الإمام بأم القرآن فاقربها واسبقه"

جب امام سورۃ فاتحہ پڑھے تو تم بھی پڑھو اور اس سے آگے نکل جاؤ۔

(جزء القراءات للبخاری ص 73 ح 53 وسندہ حسن نصر الباری 259، شمار السنن للنیومی ص 223 ح 358 وقال: اسنادہ حسن)

اسے نیومی تقلیدی نے بھی حسن کہا ہے۔

2- سکتہ ثانیہ (بعد از قرأت علی الراح یا بعد از فاتحہ پڑھے)

3- سکتات قرأت میں پڑھے۔

4- امام سکتہ یا سکتات نہ کرے تو اس کے ساتھ ہی پڑھ لیں۔ دیکھئے میری کتاب "المواکب الدرہ فی وجوب الفاتحہ خلف الامام فی الصلوٰۃ الجمعیہ"

یہ چاروں طریقے صحیح ہیں مگر ثانی الذکر اور ثالث الذکر (2، 3) سب سے راجح ہیں۔

رشید احمد گنگوہی دہلوی باندی صاحب فرماتے ہیں۔

"اگر سکتات میں پڑھا جاوے تو مضائقہ نہیں۔" (سبیل الرشاد و تالیفات رشیدیہ ص 511)

نیز فرماتے ہیں۔ "پس جب اس کو اس قدر خصوصیت بالصلوٰۃ ہے تو اگر سکتات میں اس کو پڑھ لو تو رخصت ہے اور یہ قدر قلیل آیات محل شنا میں ختم بھی ہو سکتی ہیں اور خلط قرآن امام کی نوبت نہیں آتی۔" (ایضاً) (شہادت مارچ 2000ء)

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ

جلد 1 - کتاب الصلوٰۃ - صفحہ 311

محدث فتویٰ